10 مارچ 2014

ثواب کی عذاب سے ملاقات

جناب ارون جیٹلی
راجیہ سبھا میں حزب اختلاف کے لیڈر

2014 کے عام انتخابات کی تیاری میں گزشتہ چوبیس گھنٹے میں بہت سے واقعات پیش آئے۔ بی جے پی کے آس پاس جمع غفیر ہے۔ گورکھا لینڈ جن مکتی مورچہ نے ڈارجلنگ اور شمالی بنگال کے کچھ انتخابی حلقوں میں بی جے پی کو حمایت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کی حمایت سے بی جے پی کے کامیاب ہونے کی امید اور بڑھ گئی ہے۔ بنگال میں کچھ سیٹیں نکالنے کے امکان اب حقیقت نظر آرہے ہیں۔ اسی طرح آسام گن پریشد کے سابق صدر چندر موہن پٹواری کی قیادت میں آسام گن پریشد نے بی جے پی میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ آسام گن پریشد کے آسام میں بی جے پی میں شامل ہوجانے سے بی جے پی مضبوط ہوگی کیونکہ آسام میں یہی ایک کانگریس مخالف جماعت ہے۔

بی جے پی کو مضبوطی عطا کرنے کے لیے متعدد ریاستوں میں دیگر جماعتوں کو چھوڑ کر آنے والے کچھ لوگوں کے علاوہ آنے والے کچھ دن تین مغربی ریاستوں کرناٹک، آندھر پردیش اور تامل ناڈو میں موجودہ حالت میں بی جے پی اور این ڈی اے کو مضبوط بنانے کے لحاظ سے کافی اہم ہوں گے۔ ان واقعات سے ہندوستان کے شرقی اور مغربی حصوں میں بی جے پی کی طاقت میں اضافہ ہوگا جہاں بی جے پی مضبوط سیاسی پارٹی نہیں تھی۔

اسی طرح، کانگریس اور آم آدمی پارٹی میں بھی ایک اہم واقعہ دیکھنے کو ملا، مدھیہ پردیش میں بھینڈ سے کانگریس کے امیدوار نے پارٹی کا پرچہ نامزدگی خارج کرنے کے ساتھ بی جے پی میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ چندی گڑھ ایک دوسرا اہم مرکز ہے جہاں عاپ بڑی حمایت ملنے کا دعوہ کرتی ہے۔ چندی گڑھ میں اس کی امیدوار نے پارٹی کا پرچہ نامزدگی واپس لوٹانے کا فیصلہ کیا ہے کیونکہ ان کے کارکنان الٹ پلٹ کرنے میں لگے ہوئے ہیں اور ان کا ماننا ہے کہ ان کے انتخاب کے لیے تنظیمی حمایت کی کمی ہے۔ بڑی تعداد میں لوگ اس پارٹی کی طرف بڑھ رہے ہیں جس کے بارے میں وہ سمجھتے ہیں کہ وہ ممکنہ فاتح ہیں۔ پارٹی کے ایسے بہت کم دعویدار ہیں جن کے ہارنے کی امید ہے۔ کسی امیدوار کا عام اعلان ہونے کے بعد اس کے دروازے پارٹی کا پرچہ نامزدگی مسترد کردینا بے مثال واقعہ ہے۔ ایسا تبھی ہوتا ہے جب امیدوار کو جیتنے کا امکان نظر نہیں آرہا ہو۔

عام آدمی پارٹی کا میڈیا کے ساتھ ہنی مون ختم ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔ حالانکہ میڈیا پارٹی کی سرگرمیوں کی تفصیلی خبر دیتا رہا ہے لیکن اب وہ دوسری سیاسی جماعتوں کی طرح اس کی بھی سنجیدگی سے تحقیقات کرنے کو تیار ہے۔ میڈیا کے عاپ کو بہت زیادہ کوریج دینے کی وجہ وہ بی جے پی کی ٹیلی ویژن مخالف بن گئی ہے جبکہ میدان میں اس کی مخالف کانگریس بنی ہوئی ہے۔ ایک دلچسپ ویڈیو یوٹیوب میں ڈالا گیا ہے۔ اس ویڈیو میں دکھایا گیا ہے کہ عاپ کے صدر ایک معروف نیوز چینل کے اینکر کے ساتھ انٹرویو کررہے ہیں۔ وہ اسکیم بنا رہے ہیں کہ کن حصوں کو اجاگر کرنا ہے اور ایسے کون سے حصوں کو دبانا ہے جس سے متوسط طبقے کی حمایت ملنے میں نقصان ہوتا ہو۔ ہم کبھی اتنے خوش قسمت نہیں رہے کہ کسی اینکر یا میڈیا تنظیم نے ہمیں اس طرح کی خاص سہولت دی ہو۔ ایک خاص سہولت دی ہو۔ ایک خاص شبیہ بنانے کے ارادے سے موافق اور دھوکے والا انٹرویو عاپ کی پالیسی کا حصہ ہے۔ اس سے واضح ہے کہ پارٹی اور اس کے لیڈر اس چیز کو دکھانے کی کوشش کررہے ہیں جو ہے ہی نہیں۔ وہ خود کی ایسی شبیہ دکھا رہے ہیں جو محض خیالی ہے۔ حقیقت اور رجحان کے درمیان کوئی میل نہیں ہے۔ جب ثواب عذاب سے ملتا ہے تو آپ سازش کی امید نہیں کرسکتے۔